مکتوبات ڈاکٹر نذیر احمد بنام ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

(۱)

باسمہ تعالیٰ

یکم اکتوبر ۱۹۹۱ء

مخدومی ، السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ، آپ کا نوازش نامہ ملا ، بہت بہت شکریہ ، باقیاتِ باقی کا مطالعہ کیا ، نہایت عالمانہ تصنیف ہے ، اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ،

آپ کے مرید سمیع صاحب دو تین بار تشریف لائے ، پہلی بار ملاقات نہیں ہوسکی ، دوبار ملاقات ہوئی ، ایک بار تفصیلی ملاقات رہی ، دوسری مرتبہ دعا سلام کے بعد رخصت ہوگئے ، آج یا کل تشریف لائیں گے ، بڑی خوبیوں کے انسان ہیں ، بڑے تربیت یافتہ ہیں ، فیضِ صحبت کا ان پربڑا اثر ہے ، اللہ تعالیٰ آپ کا فیض عرصۂ دراز تک جاری رکھے۔ (آمین)

دیوانِ بختیار کاکی پر سال گذشتہ ایک مقالہ معارف میں شائع کیا تھا ، اس کی ایک نقل روانہ کر رہا ہوں ، اس پر مزید لکھنے کی ضرورت ہے ، دراصل میں لسانی بحث زیادہ نہ کر سکا ، بہرحال مجھے یقین کامل ہے کہ دیوانِ قطب کو حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کی طرف منسوب کرنا بڑی گستاخی ہے ، اور ان کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے اس دیوان کو اعتقاد کی نظر سے دیکھنا بڑی گستاخی ہے ۔یہی حال دیوانِ معین الدین کا بھی ہے ، لیکن اس دیوانکے مصنف بڑی شخصیت کے مالک تھے یعنی معین الدین مسکین فراہی ہروی جن کی متعدد علمی و دینی تصانیف منجملہ معارج النبوہ کے ہیں۔ برخلاف اس کے قطب الدین معمولی درجے کا شاعر تھا ، خواہ مخواہ ایسے کو حضرت خواجہ بختیار کاکی سمجھا گیا ،

آج کل ایک پروجیکٹ کے تحت امیر خسرو کی اعجازِ خسروی (۵ جلد) کا انگریزی میں ترجمہ ہو رہا ہے ، کام کافی آگے بڑھ چکا لیکن شرکا. تھک گئے ہیں۔ دعا فرمائیے یہ کام کرکے ہم لوگ سرخ رو ہوں ،

محتاجِ دعا

نذیر احمد

(۲)

باسمہ تعالیٰ

۵ اکتوبر

میرے مخدوم مکرم: وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کا گرامی نامہ مع مضمون کے ملا، اس کے ساتھ ایک پیکٹ تھا جو پروفیسر مختار الدین احمد کے پاس بھجوا دیا ہے۔ مضمون نظر سے گذرا، کیسا عمدہ مضمون ہے، پروفیسر نظامی صاحب نے بغرض استفادہ لے لیا ہے، ان شاء اللہ یہاں کسی مجلے میں شائع ہوگا، شاید معارف اس کے لیے مناسب مجلہ ہوگا۔

حبیب گنج کی بیاض مونس الاحرار کے بارے میں عرصہ ہوا میر محمد صالح طیبی نے لکھا تھا کہ وہ اسے شائع کرنا چاہتے ہیں، مگر اب تک اس سلسلے میں کوئی اطلاع نہیں ملی۔ طیبی صاحب نے محمد بن بدر جاجرمی کی مونس الاحرار کو دو جلدوں میں شائع کیا ہے، دوسری جلد کے مقدمے میں احمد گلاتی کی مونس الاحرار پر جو میرا مضمون ہے، اس کا ذکر کیا ہے اور وہیں اس کے چھاپنے کا تذکرہ کیا ہے۔ مونس الاحرار (حبیب گنج) کا نسخہ سالار جنگ میوزیم کے نسخے سے تیار کیا گیا ہے۔ میوزیم کا نسخہ قدیم ہے لیکن خاتمہ نہ ہونے کی بنا پر اس کی تاریخِ کتابت معلوم نہ ہوسکی۔

نصرپور کے کتاب خانے کے نسخوں کی بابت جو اطلاع ملی وہ دلچسپ ہے، کاش کوئی صاحب اس کی فہرست تیار کردیتے،

حیدرآباد کے کتابخانۂ آصفیہ میں جانے کا موقع ادھر نہیں ملا، حیدرآباد کے کسی دوست کو لکھوں گا کہ وہ دیوانِ معزی کا پتا چلائیں، شعرائے متقدمین۷ جو مجموعہ حمیدیہ سنٹرل لائبریری میں آپ نے ملاحظہ کیا تھا وہ شاید وہی ہے جو اب آزاد سنٹرل لائبریری میں ہے۔ سنٹرل لائبریری کا یہ نسخہ مولانا صوفی مازندرانی کی بیاض (بت خانہ) ہے جس پر عبداللطیف عباسی نے تذکرۃ الشعرا کا اضافہ مقدمے کے طور پر کیا تھا۔ سنٹرل لائبریری کا نسخہ عبداللطیف کے مقدمے سے عاری ہے، راقم نے اس نسخے پر ایک مضمون غالب نامے میں شائع کیا ہے۔ تین روز سے میں اپنے ایک ذاتی کام سے بریلی آیا ہوا ہوں، کتابیں سامنے نہیں، ان شاء اللہ علی گڑھ پہنچنے پر اس مقالے کا عکس آپ کے پاس بھیج دوں گا، صوفی کی بیاض (بت خانہ) کا نسخہ باڈلیان لائبریری میں ہے، بھائی سمیع الدین صاحب کو میرا سلام پہنچائیں۔

دعاؤں کا محتاج

نذیر احمد

(۳)

باسمہ تعالیٰ

۳۰ مارچ ۹۲ ، ۲۴ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ

مخدومی سلام مسنون ، مجھے بڑی ندامت ہے کہ نہ آپ کے محبت نامے کا جواب جاسکا اور نہ گرانقدر ہدیے کا شکریہ ، میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں ، عذر کوئی نہیں ، بس اپنی کوتاہی ، خط لکھنے کی طرف طبعی رجحان کم ہوتا ہے ، بخلاف پروفیسر مختارالدین احمد کے کہ وہ خط بڑی توجہ سے برابر لکھا کرتے ہیں ، اور ان کا خط عالمانہ اور دلچسپ ہوتا ہے ، یہ اللہ کا ان پر بڑا فضل ہے مجھ پر بھی اللہ کا فضل ہے مگر وہ دوسری نوعیت کا ہے ، آپ کی فتوحات سنتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔

عافیت اور ایمان کی سلامتی کے لیے خصوصی اوقات میں دعا فرمائیں۔

آپ کے اس خط کے ساتھ ایک عریضہ ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب کے نام ہے ، براہ کرم ان کے پاس بھجوا دیں۔

محتاج دعا

نذیر احمد

جناب پروفیسر غلام مصطفیٰ خاں صاحب بالقابہ

(۴)

بسم تعالیٰ

علی گڑھ

۲۹ ستمبر ۱۹۹۲ء

ادھر آپ کے دو خط آئے ، جواب نہ دے سکا ، معذرت چاہتا ہوں ، بفضلہ ہم لوگ اچھے ہیں ، لڑکی جس کے سر کا آپریشن ہوا ہے ، طبیعت اچھی تو ہے مگر ابھی صحت معمول پر نہیں آئی ہے ، آپ سے التماس دعا ہے ، ابھی ابتدا ہے ، دعا فرمائیں اللہ ان کو صحت دے۔

پروفیسر نجم الاسلام صاحب کی علالت کی خبر آپ نے دی تھی ، ۱۰ ستمبر کا خط ان کی طرف سے کراچی سے ملا ، امید کرتا ہوں بفضلہ وہ ٹھیک ہو کر گھر آگئے ہونگے ۔ ان کی طرف سے یہاں ایک مضمون کا پروف بھی آیا تھا ، پروف بعد تصحیح واپس کر رہا ہوں ، اس کے ساتھ ایک

مضمون اور بھیج رہا ہوں ، بڑا پیکٹ ہے ، اس میں آپ کے نام کا یہ عریضہ بھی ڈالے دے رہا ہوں ، ڈاکٹر مختارالدین احمد صاحب خیریت سے ہیں ، آپ کا خط ملتا ہے تو دل باغ باغ ہو جاتا ہے- اللہ تعالیٰ آپ کو اور پروفیسر نجم الاسلام صاحب کو صحت کاملہ عطا فرمائے- (آمین)

نذیر احمد

(۵)

بسم تعالیٰ

۶۴۰ / ۴ سرسید نگر ، علی گڑھ

۲۰ نومبر ۱۹۹۲ء

مخدوم بندہ ، سلام مسنون ، آپ کا خط مورخ ۱۰ اکتوبر کچھ تاخیر سے ملا ، شکرگزار ہوں کہ آپ نے بڑی محبت سے یاد کیا ، خدا کا شکر و احسان ہے کہ اس نے بیٹی کو صحت بخشی ، آپ کی دعاؤں کی برکت ہے ،

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے ، ہم لوگ آپ کی صحت و سلامتی کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں-

خواجہ محمد ریوگری رحمہ اللہ علیہ کے عارف نامے سے واقف نہیں ہوں ، اگر موقع ہو تو کچھ تفصیل لکھیں-

پروفیسر نجم الاسلام کی صحت کی بحالی سے بڑی خوشی ہوئی- ان کے پاس ایک مضمون بھیج رہا ہوں ، اسی کے ساتھ یہ چند سطریں آپ کے نام لکھ دیں ، اور ان سے استدعا کی کہ وہ آپ کے پاس پہنچا دیں-

دعاؤں کا محتاج

نذیر احمد